سوال نمبر ۱:

توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ انسانی زندگی پر اس کی اہمیت اور اثرات کی وضاحت کریں۔

عقیدہ توحید

تعارف:

اسلام کا انسانیت پر سب سے بڑا احسان عقیدہ توحید ہے۔ جس طرح اسلام میں "عقائد" کی بہت اہمیت ہے اسی تمام عقائد میں عقیدہ توحید سب سے اہم عقیدہ ہے۔ عقیدہ توحید کے بغیر دائرہ اسلام میں داخل ہونا ناممکن ہے۔

علامہ اقبال اپنے اشعار میں عقیدہ توحید کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا
سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا
دنیا کے بت کدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا
باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

(علامہ محمد اقبال)

لغوی معنی:

توحید کے لغوی معنی "ایک ماننا یا یکتا جاننا" کے ہیں۔

اصطلاحی معنی:

اسلام میں توحید اور عقیدۂ توحید سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کو ایک ماننا اور یکتا جاننا ہے۔

وضاحت:

اس بات کو زبان سے اور سچے دل سے ماننا کہ اللہ اپنی ذات میں یکتا ہے اور صفات میں لاثانی اور افعال میں بے مثال ہے۔ اللہ کا کوئی ہمسر نہیں وہ کائنات کا اکیلوتا خالق و مالک ہے۔ نفع و نقصان، زندگی و موت، بیماری اور تندرستی سب اللہ ہی کی ذات دیکھتی ہے جو ازل سے ابد تک رہے گا۔ اللہ اپنی ذات میں کامل ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُل — اے میرے حبیب آپ فرما دیجئے
ھُوَ اللّٰہُ — وہ اللہ ہے
اَحَدٌ — وہ ایک ہے
اَللّٰہُ الصَّمَدُ — اللہ بے نیاز ہے
لَم یَلِد وَلَم یُولَد — نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا
وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَد — اور نہ کوئی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو اپنی عبادت کی طرف بلا رہے تھے جب مکہ کے لوگوں نے خود ساختہ معبود بنا رکھے تھے۔ ان کا تصور بڑا محدود تھا اور خدا کے بارے میں سوچ بڑی عقید تھی۔

حضرت امام ابو حنیفہ کا تصورِ عقیدہ توحید:

حضرت امام ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا کہ اللہ کے وجود کی دلیل کیا ہے۔
آپ نے عرض کی:

کیا تم اس بات کا جواب دیتے ہو کہ ایک درخت ہے، خود بخود اس کی لکڑی کے تختے بنتے ہیں اور پھر خود بخود تختوں سے کشتی بنتی ہے اور پھر وہ کشتی خود بخود دریا کی لہروں اور موجوں سے گزرتی ہوئی ساحل پر جا پہنچتی ہے۔

وہ کہنے لگا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟

امام ابو حنیفہ نے کہا: جیسا ایک چھوٹی سی کشتی بغیر کسی بنانے والے کے اور بغیر کسی کے چلانے کے نہیں چل سکتی تو پھر یہ دنیا اور پوری کائنات کا نظام بغیر کسی چلانے والے کے کس طرح چل سکتا ہے؟

تجھ قدرت ہے اسی کو اقتدار اس کا ہے
اجرائے قضا میں اعتبار اس کا ہے

پیر نصیر الدین نصیر

حضرت امام شافعی کا تصورِ عقیدہ توحید:

حضرت امام شافعی سے کسی نے اللہ کے وجود کی دلیل بیان کرنے کا پوچھا تو انہوں نے عرض کی۔

شہتوت کے پتے کو دیکھو تو پھر خدا کے وجود کی دلیل

شہتوت کا پتہ ہے"

شہتوت کے پتے میں ایک ہی طرح کے رنگ ہوتا ہیں۔ ریشم شہتوت کے پتے کو اگر ریشم کا کیڑا کھاتا ہے تو اس سے ریشم باہر آتا ہے۔ شہد کی مکھی کھاتی ہے تو شہد باہر آتا ہے۔ بکری کھاتی ہے تو مینگنیں اور اگر ہرن کھاتی ہے تو اس کی ناف سے کستوری بن جاتی ہے۔ وہ خدا کی ذات ہے جو ایک ہی پتے کو کبھی شہد کبھی ریشم اور کبھی کستوری میں بدلتا ہے۔

توحید کی اہمیت:

توحید اسلام کے عقائد میں سے سب سے بڑا عقیدہ ہے۔ یہ باقی عقائد کی بنیاد ہے۔ اگر عقیدہ توحید نہیں تو کوئی بھی عقیدہ نہیں ہے۔ حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک تمام انبیاء کرام کی دعوت کا بنیادی مقصد عقیدہ توحید کی دعوت دینا تھا۔ ایک اللہ کو واحد ماننا اور یکتا جاننا تھا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

"وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں غیب اور حاضر ہر چیز کا جاننے والا ہے وہ رحمٰن و رحیم ہے۔"

(سورۃ الحشر)

Scanned with CamScanner

اگر کائنات پر نظر ڈالی جائے تو یہ چیز اللہ کی واحدانیت کی واضح دلیل ہے۔ سورج اور چاند کا اپنے مدار میں گردش کرنا، دن، رات کا مقرر ہونا، دنیا میں موسموں کا رد و بدل یہ چیز نظم و ضبط اور ترتیب سے سارہ تکمیل کو پہنچ رہی ہے اور اللہ کی واحدانیت کا ثبوت پیش کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں:

"نہ آفتاب کی مجال ہے کہ وہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ رات دن سے پہلے آ سکتی ہے اور سب ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔"

(سورۃ یٰس)

اللہ تعالیٰ اپنی واحدانیت کا قرآن کریم میں بار بار ذکر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں:

"جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ یقین رکھتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جنت میں داخل ہوگا۔"

توحید کی ضد شرک ہے۔ شرک کے معنی "حصہ داری اور ساجھے پن" کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد اللہ کی ذات و صفات اور افعال میں کسی کو شریک ٹھہرانا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں،

"بے شک شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔"
(سورہ لقمان)

عقیدہ توحید کے انسانی زندگی پر اثرات:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "لیس کمثلہ شیء" اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔ اس عقیدے نے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بے پناہ اثرات مرتب کیے ہیں۔

1. عقیدہ توحید کے انفرادی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید نے انسانی زندگی پر جو اثرات مرتب کیے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

1۔ محبت الٰہی:

عقیدہ توحید کی وجہ سے انسان کے دل میں جہاں اللہ کی واحدانیت کا تصور آتا وہیں اللہ کی محبت بھی دل میں آ گئی ہے۔ انسان خالق ارض و سماء سے تو محبت کرتا ہی ہے وہیں وہ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق کے لیے بھی دل میں محبت کے جذبات رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:-

"ایمان والے سب سے زیادہ محبت
اللہ سے کرتے ہیں"
(البقرہ)

2- عجز و انکساری کا پیدا ہونا:

اللہ پر ایمان رکھنے والے شخص کے اندر سے غرور و تکبر ختم ہو جاتا ہے اور اس شخص کے اندر اس کے منافی جذبات یعنی عجز و انکساری پیدا ہوتی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی طاقت کے سامنے وہ بالکل بے بس ہے اور نہ صرف وہ بلکہ سارا عالم ہی اس کا محتاج ہے۔

3- عزت نفس اور خودداری:

اللہ پر ایمان انسان کو پستی اور ذلت سے نکال کر عزت اور خودداری کے جذبات کی طرف لے جاتا ہے۔ انسان کو اللہ نے بہترین اور بلند ترین درجہ پر پہنچا دیا گیا۔

علامہ اقبال کا ایک شعر ہے:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

4- صبر و توکل:

توحید انسان کے اندر صبر و تحمل اور توکل کے جذبات کو تقویت بخشتی ہے۔ وہ دنیا کے مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں:

"بے شک اللہ عدل کرنے والوں کے ساتھ ہے"

(سورۃ البقرہ)

4۔ شجاعت و بہادری:

انسان کو دو چیزیں ہی بزدل بنا دیتی ہیں۔ ایک تو جان، مال سے محبت اور دوسرا "خوف"۔ عقیدہ توحید مومن میں سے ان دونوں چیزوں کو ختم کر دیتا ہے۔ اسے نہ دنیا سے محبت ہوتی ہے اور نہ ہی آخرت کا خوف ہوتا ہے کیونکہ:

"ایمان والے اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں"

(البقرہ)

2۔ عقیدہ توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

عقیدہ توحید کا اجتماعی زندگی پر بھی گہرا اثر مرتب کرتا ہے۔ انسانی معاشرے میں عدل، مساوات، سماجی ہم آہنگی، فلاح و بہبود اور امن کے لیے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ایک مانا جائے اور اس کے بنائے ہوئے قوانین پر عمل کیا جائے۔ موجودہ دور میں اقوام عالم کی یہ ضرورت ہے کہ ہر قوم ایک دوسرے سے نسلیں جدا ہیں بلکہ ان کے مقصد بھی ایک جیسے نہیں ہیں

دنیا میں مساوات، انصاف، برابری
اور ہم آہنگی کے لئے ضروری ہے کہ سب
ایک ہی مشترکہ رشتے سے جڑے ہوئے ہوں اور
وہ یہ ہے کہ خدا کو ایک جانیں تو اس
کے بتائے ہوئے قانون پر عمل کریں۔

خلاصہ بحث:

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان
اور پوری کائنات کی اہم ضرورت صرف
اور صرف عقیدہ توحید ہے۔ عقیدہ توحید
انسانی زندگی کے سماجی، معاشی، نفسیاتی
علمی اور قانونی مسائل کو حل کرنے کا واحد
حل ہے۔ منکرین خواہ کتنا ہی ظلم
کیوں نہ کریں جب تک واحدانیت خدا کا
تصور دل میں نہیں، دکھ کا قلع قمع انسان
نہیں بلکہ مشکل ہے۔

سوال نمبر 2:

وضاحت کریں کہ کس طرح حضرت محمد ﷺ انفرادی نمو اپر بہترین نمونہ ہیں؟

نبی ﷺ انفرادی زندگی کے لئے نمونۂ عمل:

حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنا نمائندہ بنا کر دنیا میں بھیجا۔ آپ ﷺ نے دنیا میں رہ کر انسانوں کو جیسے سادہ زندگی گزار کر، انسانی دکھ درد برداشت کر کے لوگوں کے لئے ایک بہترین نمونہ عمل بنے۔ آپ ﷺ کا تعلق ایک طرف تو اللہ تعالیٰ سے زیادہ مضبوط تھا اور دوسری طرف انسانوں کی رہنمائی کے لئے آپ نے بے شمار کام سرانجام دیے۔

اللہ کا قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم ہو، اگر تم سخت دل ہوتے تو یہ لوگ تم سے بھاگ جاتے۔"

(سورۃ آل عمران)

آپ ﷺ کی زندگی تمام انسانیت کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ سفارت کار کے لئے، خدمت گار کے لئے، شہری منصوبہ بندی کرنے والوں کے لئے باپ، بھائی، رہنما، معلم، شوہر اور زاہد سب کے لئے مکمل نمونۂ عمل ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے آپؐ کی ذات کے ہر پہلو کو نہ صرف مطالعہ کیا جائے بلکہ اس کو اپنی زندگی میں عملی طور پر نافذ کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔

نبوت سے پہلے انسانی خدمت اور اسوۂ رسولؐ :

نبی کریمؐ جس طرح مومنین کے لیے بہترین مثال اور نمونۂ عمل ہیں اسی طرح نبوت سے پہلے بھی وہ انسانیت کی خدمت اور محبت کے لیے مشہور تھے۔ عکہ کے لوگ آپؐ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے کیونکہ آپؐ سچے اور امانت دار تھے۔

آپؐ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی تو آپؐ بہت زیادہ گھبرائے ہوئے تھے تو حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ کیونکہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں، لوگوں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، ناداروں محتاجوں کی مدد کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت میں مبتلا لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔"

یعنی آپؐ جس قدر بے لوث خدمت کرتے تھے۔ اس کا یہی صلہ ہو سکتا ہے کہ آپؐ کو اس منصب پر فائز کیا جاتا۔

نبوت کے بعد انسانی خدمت اور اسوۂ رسول ﷺ:

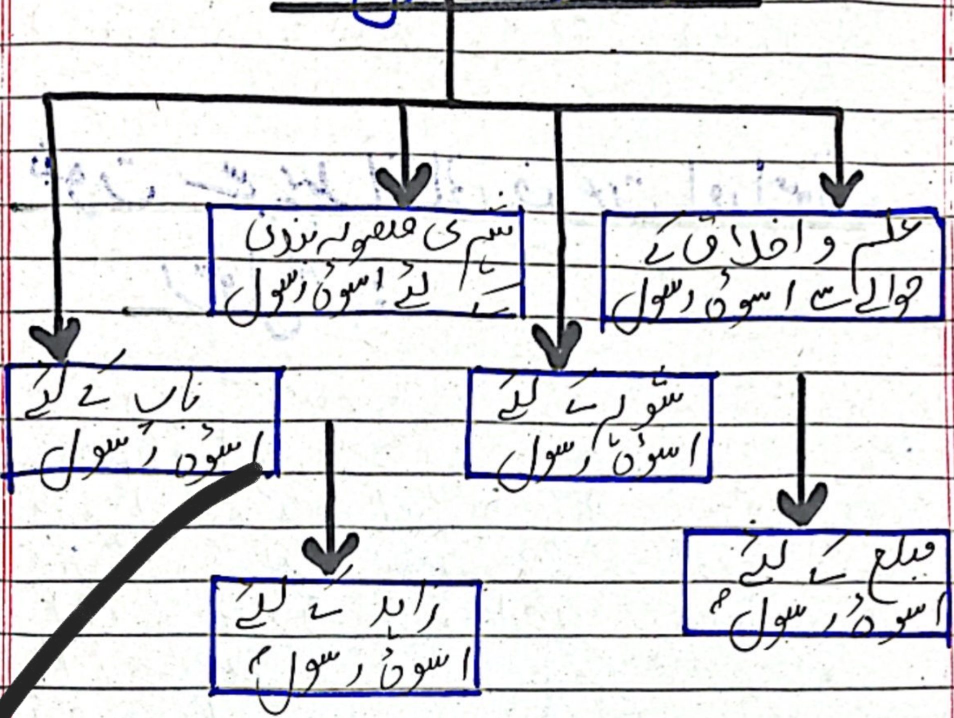

علم و اخلاق کے حوالے سے اسوۂ رسول ﷺ:

آپ ﷺ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔ آپ کے اخلاق نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی سراہتے ہیں۔

آپ ﷺ نے سورۃ قلم میں ارشاد فرمایا:

"اے محمد ﷺ! اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو اور تمھارے لیے بے انتہا اجر ہے اور بے شک آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہو"

(القلم)

شہری منصوبہ بندی کے لئے اسوۂ رسول:

آپ نے جب مدینہ ہجرت کی تو مدینہ کے لوگوں نے آپ کا استقبال کیا اور مدینہ میں رہنے کی اجازت دی۔ مدینہ کی آبادی چند سو مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ آپ اس شہر کو اسلام کا مرکز اور ایک سلطنت اسلامی بنانا چاہتے تھے۔ جس کے لیے آپ کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ نے ان کا سامنا ہمت، حکمت اور دور اندیشی سے کیا اور ایک ریاست کی تشکیل دی۔

ایک باپ کے لئے اسوۂ رسول:

حضور کے تین فرزند اور چار بیٹیاں تھیں اور نبی کریم سب بچوں سے انتہا محبت فرماتے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سب سے چھوٹی تھیں اور جب بھی حضرت فاطمہ رضی تشریف لاتیں آپ کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ پر انہیں بٹھاتے۔

حضرت زینب سفر ہجرت کے دوران ایک نیزہ لگنے سے انتقال کر گئیں۔ آپ نے ان کی وفات پر فرمایا

"وہ میری بیٹیوں میں سب سے افضل ہے اسے میری وجہ سے تکلیف پہنچی۔"

مبلغ کے لئے اسوۂ رسول:

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا پیغام رسان بنا کر بھیجا اس لیے آپ اکھٹے عقیدے سمجھ

چاہے دوست ہو یا مالک، زندگی کی ہر راہ
میں مبلغ دیے۔

حضورؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر پوچھا:

"اے حاضرین! کل قیامت کے دن تم سے میرے متعلق سوال کیا جائے گا، تو تم کیا جواب دو گے؟"

حاضرین نے جواب دیا:

حضورؐ ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپؐ نے تبلیغ کا حق ادا فرمایا اور اپنا فرض ادا کیا۔

خلاصۂ بحث:

حضورؐ کے علاوہ اس دنیا میں کوئی بھی ایسا جامع اور عالمگیر راہنما نہیں ہو سکتا اسی لیے رسولؐ نے فرمایا:

اگر تم خدا کی محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کی محبت بھی حاصل رسولؐ کی پیروی کے ساتھ مشروط ہے۔ انسان جس راہ پر بھی ہو اس کے لیے بلند سے بلند اور عمدہ سے عمدہ نمونہ صرف اور صرف رسولؐ کی ذات ہے۔